

## 127170-خاوند زیادہ بچے نہیں چاہتا لیکن بیوی چاہتی ہے

سوال

اللہ نے اپنا احسان اور کرم کرتے ہوئے ہمیں دو بچوں سے نوازابے، اور میں تیسرا بچہ بھی چاہتی ہوں لیکن میرا خاوند اس سے انکار کرتا اور کہتا ہے کہ یہ دور بہت مشکل ہے اور ہمیں دو بچے ہی کافی ہیں، اس لیے وہ کنڈوں استعمال کرتا ہے تاکہ تیرا بچہ پیدا نہ ہو۔

میں جب بھی اس موضوع کے بارہ میں بات کرتی ہوں تو خاوند مجھ پر ناراض ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرے لیے اس حالت میں خاوند کے ساتھ ہم بستری کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اور کیا میں اس سے طلاق طلب کر سکتی ہوں، یا کہ میں اپنی رغبت ختم کر کے خاوند کی چاہت کو اختیار کرنا افضل ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اول:

شریعت اسلامیہ نے کثرت اولاد کی ترغیب دلانی اور بنی کریم صلی اللہ علیہ نے اس پر ابجاراتے، جیسا کہ ابو داؤد کی درج ذیل حدیث میں وارد ہوا ہے:

مُعْقَلُ بْنُ يَسَارٍ رضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانٌ كَرَتَتْ هِنْ أَيْكَ شَخْصٌ بْنِي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كَرَ عَرْضَ كَرَنَ لَكَ :

مجھے ایک حسب و نسب اور حمال والی عورت کا رشتہ ملا ہے لیکن وہ بانجھے ہے بچہ نہیں جن سختی کیا میں اس سے شادی کرلوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں (تم اس سے شادی مت کرو)۔

وہ شخص پھر دوبارہ بار بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے شادی کرنے سے منع کر دیا، پھر وہ تیسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ امتوں پر فخر کروں گا"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ا رواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس لیے خاوند اور بیوی کو اولاد زیادہ پیدا کرنے کی حرکت رکھنی چاہیے، اور اس سے انہیں خوشی حاصل ہونی چاہیے، اور وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا دو نوں کو شکر بجالانا چاہیے۔

دوم:

کسی مصلحت و سبب کی خاطر اولاد میں کچھ عرصہ کا وقت کرنا جائز ہے، مثلاً اگر عورت کمزور یا بیمار ہو، لیکن فقر و فاقہ یا اولاد کی تربیت کی خاطر اولاد پیدا نہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ سوء ظن ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کے تابع اسلامی نہضہ اکیڈمی کی قرار میں درج ذیل فیصلہ درج ہے:

اسلامی نہضہ اکیڈمی کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مطلقاً تحدیہ نسل جائز نہیں، اور فقر و فاقہ کے خدشہ و مقصود سے حمل روکنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی روزی دینے والا اور بڑی قوت والا ہے، اور زمین میں جتنی بھی جاندار اشیاء ہیں ان کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں، اسی طرح اگر کوئی اور ایسا سبب ہو جو شرعاً معتبر نہیں تو بھی منع حمل جائز نہیں ہو گا۔

لیکن اگر یقین طور پر ضرر و نقصان ہوتا ہو جس کی بنا پر حمل سے منع کیا گیا ہو، یا پھر کسی ضرورت کی خاطر حمل میں تاخیر کی جائے، کہ عورت کو نارمل بچ پیدا نہ ہوتا ہو بلکہ اس کے لیے آپریشن کرنا پڑے تو پھر کچھ دیر کے لیے حمل میں تاخیر کرنا جائز ہے، اس میں کوئی مانع نہیں، اسی طرح دوسرے شرعی اسباب کی بنا پر بھی تاخیر کی جاسکتی ہے لیکن اس کے لیے اسباب کی تعین کوئی مسلمان قابلِ اعتماد اور شرعاً ڈاکٹر ہی کریگا۔

بلکہ بعض اوقات تو بالکل مکمل طور پر حمل سے منع کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب ماں کی جان کو حمل کی بنا پر خطرہ پیدا ہو، اور یہ بھی مسلمان اور قبل اعتماد ڈاکٹر ہی طے کریں گے "انتہی"۔

ماخذ از: فتاویٰ اسلامیہ (200/3)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا معاشرے کے فساد اور اس معاشرہ میں اولاد کی تعلیم و تربیت پر کثرول نہ ہونے کی بنا پر کچھ عرصہ کے لیے حمل منظم کرنا یعنی ہر بانچ بر س کے بعد حمل ہونے کا فیصلہ کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اس نیت سے حمل منظم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح تو وہ اس چیز میں اللہ کے ساتھ سوء ظن رکھ رہا ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی ہو....."

لیکن اگر عورت کی حالت کی بنا پر حمل کو منظم کیا جائے کہ وہ مسلسل حمل برداشت نہیں کر سکتی تو ہم کہیں گے کہ ایسا کرنا جائز ہے، اگرچہ اس حالت میں بھی ایسا نہ کرنا افضل واولی اور بہتر ہے "انتہی"

مزید آپ سوال نمبر (7205) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم:

کنڈوم استعمال کرنا اور یووی کے ساتھ عزل یعنی انزال رحم سے باہر کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ یووی اپنے خاوند کو ایسا کرنے کی اجازت دے، کیونکہ یووی کو بھی استثنا اور حصول اولاد کا حق حاصل ہے۔

عزل کے جائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں :

"بھم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کی خبر ہوئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5209) صحیح مسلم حدیث نمبر (1440) مدرجہ بالا الفاظ مسلم کے ہیں۔

اوپر بیان کردہ شرط کے بنا پر خاوند اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا۔

اور اگر خاوند اپنے موقع پر مصر ہو اور آپ اولاد کی رغبت رکھتی ہوں تو خاوند غلطی پر ہے اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے، لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ اس کے اس غلط عمل کی بنا پر آپ بھی غلطی کا ارتکاب کرتے ہوئے ہم بستری نہ کریں، کیونکہ معصیت و نافرمانی کے مقابلہ میں معصیت و نافرمانی نہیں کی جاتی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر ہم بستری کے لیے بلاۓ اور بیوی انکار کر دے اور خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں رات بسر کرے تو صحیح ہونے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1736)۔

آپ پر بجھن مقرر کیا گیا ہے اس کی ادائیگی کریں، اور اپنا حق اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مانگیں، اور صبر کر کے اجر و ثواب کی نیت رکھیں، اور خاوند کو وعظ و نصیحت کرتی رہیں، اور اس سے طلاق مت طلب کریں، بلکہ آپ اپنے گھر اور خاندان کی خلافت کریں، اور اپنی اولاد کی تربیت کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نیک و صالح اولاد کا سوال کرتی رہیں، کیونکہ جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے، مجھے آپ کے مقدار میں لکھ دیا تو پھر اسے نہ تو کوئی کندڑوم روک سکتا ہے، اور نہ ہی عزل وغیرہ۔

امام احمد رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ عزل والی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ :

"میں اپنی لوہنڈی کے ساتھ عزل کرتا اور اس سے ہم بستری کرتا تو اس نے ایک عزل کے باوجود ایک بچہ جنم دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ جس نفس کو پیدا کرنا مقدر کر دے تو وہ پیدا ہو کر رہے گا"

ابو سعید خدري رضي اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں لوہنڈیاں حاصل ہوئیں تو ہم ان سے عزل کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم ایسا کیا کرتے ہو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دھرائی اور فرمایا: جو جان بھی قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5210) صحیح مسلم حدیث نمبر (1438)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جو اللہ کو پسند ہیں اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔